بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ | ۲۹ ظہور ۱۳۴۳ ہش ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۲۹ اگست ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۰۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۸ اگست بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ کھانسی کی تکلیف ابھی تک چل رہی ہے۔ رات نیند نہیں آئی۔ کھانسی کئی بار اٹھتی رہی اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسان بار بار خدا تعالیٰ سے بذریعہ دعا تزکیہ چاہے گا تو اُسے قوت ملے گی

بلا قوت اللہ تعالیٰ کے ہرگز ممکن نہیں ہے کہ انسان کا تزکیہ نفس ہو

"حدیث میں ہے کہ تم سب مُردہ ہو مگر جسے خدا تعالیٰ زندہ کرے۔ تم سب بھوکے ہو مگر جسے خدا تعالیٰ کھلاوے الخ ایک طبیب کے پاس اگر انسان اوّل ہی صاف ستھرا اور مرض سے اچھا ہو کر آوے تو اس نے طبابت کیا کرنی ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی غفوریت کیسے کام کرے۔ بندوں نے گناہ کرنے ہی ہیں تو اس نے بخشنے ہی ہیں۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ وہ گناہ نہ کریں جس میں سرکشی ہو۔ ورنہ دوسرے گناہ جو انسان سے سرزد ہوتے ہیں اگر ان سے بار بار خدا تعالیٰ سے بذریعہ دعا تزکیہ چاہے گا تو اسے قوت ملے گی۔ بلا قوت اللہ تعالیٰ کے ہرگز ممکن نہیں ہے کہ اس کا تزکیہ نفس ہو اور اگر ایسی عادت رکھے کہ جو کچھ نفس نے چاہا اس وقت کر لیا تو اسے کوئی قوت نہیں ملے گی۔ جب ان جوشوں کا مقابلہ کرے اور گناہ کی طاقت ہوتے ہوئے پھر گناہ نہ کرے ورنہ اگر وہ اس وقت گناہ سے باز آتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے طاقتیں چھین لی ہیں تو اسے کیا ثواب ہوگا۔ مثلاً آنکھوں میں بینائی نہ رہے تو اس وقت کہے کہ اب میں غیر عورتوں کو نہیں دیکھتا تو یہ کیا بزرگی ہوئی۔ بزرگی تو اس میں تھی کہ پیشتر اس کے کہ خدا اپنی دی ہوئی امانتیں واپس لیتا وہ اس کے بے محل استعمال سے باز رہتا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۷۲)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۸ اگست محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدام کے تربیتی اجتماعات میں شرکت کرنے کی غرض سے کل مورخہ ۲۷ اگست کو ایبٹ آباد مردان اور پشاور وغیرہ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ انشاء اللہ ۲ ستمبر کو ربوہ واپس آئیں گے۔

— مکرم عبدالمنان خان صاحب سینئر سائنٹفک آفیسر (انچارج انجینئرنگ ڈویژن) پاکستان اٹامک انرجی کمیشن لاہور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی یو این او کی فیلوشپ پر امریکہ کی مشہور یونیورسٹی M.I.T. بوسٹن میں پی ایچ ڈی ٹیکنیکل و نیوکلیئر انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بذریعہ ہوائی جہاز براستہ جاپان امریکہ روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور وہاں پر نمایاں کامیابی سے نوازے۔ آمین۔

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں داخلہ

(۱) جامعہ نصرت میں بی۔اے پارٹ I کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۴ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ۳۱ اگست ۱۹۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جائیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس کالج آفس سے حاصل کریں۔

انٹرویو۔ صبح ۸ بجے سے ۱۱-۳۰ تک روزانہ

(۲) گیارھویں کلاس کا داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ ۱۱ ستمبر سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہیگا درخواستیں ۱۰ ستمبر تک آفس میں پہنچ جائیں۔

(۳) باہر سے آنے والی طالبات کے لئے ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

نوٹ:۔ جامعہ نصرت تعطیلات کے بعد مورخہ ۱۲ ستمبر کو کھلے گا انشاء اللہ۔ بورڈرز کو ۱۱ ستمبر کی شام تک پہنچ جانا چاہیئے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا آٹھواں مرکزی سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء

تمام لجنات اماء اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے اجتماع کے لئے تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ ہر لجنہ میں سے ان کی نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹۔ اگست ۶۲ء

جنابِ تمنّا عمادی کے مراسلہ پر تبصرہ

الفضل کی اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم جناب "تمنا عمادی" کا ایک مراسلہ درج کر رہے ہیں ہم یہ مراسلہ الفضل میں اس لئے درج نہیں کر رہے کہ آپ نے آخر میں جو دھمکی دی ہے اس سے ڈر گئے ہیں البتہ اس مراسلہ میں بعض باتیں ایسی ہیں جو ہمارے نقطۂ نظر سے وضاحت طلب ہیں جن کی ہم رفتہ رفتہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ آج ہم اس مراسلہ کی صرف ایک بات پر تبصرہ کرتے ہیں۔

فاضل مراسلہ نگار نے تحریر فرمایا ہے کہ۔

"**غلط الزام**۔ آپ نے مجھ پر ایک نہایت غلط الزام لگا کر ناظرین الفضل کی نگاہوں میں مجھ کو ذلیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھ کو اس کی تکلیف ضرور پہونچی اس لئے پہلے اس کی شکایت پیش کرتا ہوں۔

۲۸۔ جون کے الفضل میں آپ نے آیۂ کریمہ القی الشیطٰن فی امنیتہ کے متعلق لکھا ہے کہ بعض دوسرے اہل علم کی طرح تمنا عمادی بھی اس آیت کے معنی یہی سمجھتا ہے کہ انبیاء ورسل کی وحی میں شیطان دخل اندازی کر سکتا ہے"۔ حالانکہ میں اس عقیدے ہی کو شیطانی القاء سمجھتا ہوں۔ آج سے نہیں ابتدائے شباب ہی سے "امنیہ" کے معنی پڑھنا میں اس کا قائل نہیں۔ میں اس کو منافقین عجم کا افتراء سمجھتا ہوں۔ "امنیہ" کے معنی آرزو، خواہش کے ہیں اور آرزو و خواہش کو وحی سے کوئی سروکار نہیں وہ بشری حیثیت سے ہر شخص میں اس کے اپنے نفس کی پیداوار ہوتی ہے، کسی نبی کسی رسول نے اپنی خواہش سے کبھی کوئی وحی اپنے پر نازل نہیں کرالی کہ کسی نبی کسی رسول کی وحی میں مداخلت القائے شیطانی کا اس آیت کے رو سے امکان سمجھا جا سکتا۔ مگر صوفیہ مراقبہ میں بیٹھے ہی استکشاف کرتے ہیں یعنی اپنی خواہش سے کشف حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کی مشق حاصل کرتے ہیں اور اس مشق کے بعد بلا ارادہ بھی ان پر کشف کا القاء ہونا رہتا ہے مگر وہ ہوتا ہے اسی مشق کے ماتحت اس لئے اس میں القائے شیطانی کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ بلکہ میں تو اس کا قائل ہوں کہ ان کا ہر کشف القائے شیطانی ہی ہوتا ہے چونکہ وہ ان کی سعی استکشاف یا مشق استکشاف کے ماتحت ہوتا ہے ان کے بذریعہ کشف جو معلومات ہوتے ہیں ان میں سے بعض کا قرآن و سنت کے مطابق ہونا ان معلومات کے بحیثیت وحی منجانب اللہ ہونے کی دلیل نہیں۔ یہ بھی ایک شیطانی طریق تلبیس ہے کہ وہ بعض باتیں قرآن و سنت کے مطابق القاء کر دیتا ہے تاکہ دوسری باتیں جو قرآن و سنت کے خلاف ہوں وہ بھی کسی طرح کھینچ تان کر قرآن و سنت کے مطابق کر لی جا سکیں اور وہ سب وحی من اللہ سمجھی جائیں مگر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ وغیرہ کی بحث میں اور مہدی و مسیح کی حدیثوں اور پیشگوئیوں پر زورِ قلم دکھانے کا وقت میرے پاس نہیں اگرچہ میں ان سب موضوعوں پر پوری طرح بحث کر سکتا ہوں لیکن وقت کیوں ضائع کیا جائے"۔

فاضل مراسلہ نگار نے آیہ کریمہ القی الشیطٰن فی امنیہ کی جو تشریح کی ہے اس سے تعرض کئے بغیر جو بات ہم یہاں کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ فاضل مضمون نگار کی اس تحریر سے یہ ہویدا ہوتا ہے کہ گویا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی انسان ایسا نہیں ہو سکتا جس سے اللہ تعالےٰ مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے۔ بلکہ ضرور ہر انسان کے الہامات اور کشوف دخلِ شیطان کے حامل ہوتے ہیں۔

یہ مفروضہ سراسر غلط ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کی سیر حاصل وضاحت اپنی تصنیف "حقیقۃ الوحی" میں فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے جا بجا اس امر کی تصریح فرمائی ہے چنانچہ ذیل میں ہم ایک حوالہ درج کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"سوال۔ آپ کی سمجھ میں خدا کا کلام کیا ہے۔ یعنی آپ بھی کچھ نوشتے چھوڑ جائیں گے جیسے انجیل یا توراۃ ہے۔

جواب حضرت اقدسؑ۔ "بات اصل میں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو لوگ مامور ہو کر دنیا کی اصلاح کے واسطے آتے ہیں وہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صاحب شریعت ہوتے ہیں اور ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ وہ خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہوتے تھے۔ اور مامور ہو کر آئے تھے مگر ان کو ایک شریعت دی گئی جس کو آپ لوگ توراۃ کہتے ہیں اور مانتے ہیں کہ شریعت موسیٰؑ کی معرفت دی گئی۔

مگر ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے ہمکلام تو ہوتے ہیں اور ان صاحب شریعت نبیوں کی طرح وہ بھی اصلاحِ خلق کے لئے آتے ہیں اور اپنے وقت پر ضرورتِ حقہ کے ساتھ آتے ہیں مگر وہ صاحب شریعت نہیں ہوتے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ وہ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے تھے بلکہ اسی موسوی شریعت کے پابند تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی لغو کام نہیں کرتا جب اس کا زندہ کلام موجود ہو اور ایک مستقل شریعت وقت کی ضرورت کے موافق موجود ہو تو دوسری کوئی شریعت نہیں دی جاتی لیکن ہاں اس وقت تو ایسا ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے کہ جب اہلِ دنیا کے دلوں سے خدا کی محبت سرد ہو جاوے اور اعمال صالحہ کی بجائے چند رسمیں رہ جاویں تقویٰ اور اخلاق فاضلہ نہ رہیں۔ اس وقت خدا تعالےٰ ایک شخص کو مبعوث کرتا ہے جو اسی شریعت پر عملدرآمد کی ہدایت کرتا ہے اور اپنے عملی نمونہ سے اس شریعتِ حقہ کی کھوئی ہوئی عظمت اور بزرگی کو پھر لوگوں کے دلوں میں قائم کرتا ہے۔ اس کے مناسب حال اس میں سب باتیں موجود ہوتی ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف رکھتا ہے۔ کلام الٰہی کا مغز اسے عطا ہوتا ہے اور شریعت کے اسرار پر اسے اطلاع دی جاتی ہے۔ وہ بہت سے خوارق اور نشان لے کر آتا ہے۔ غرض ہر طرح سے معزز اور مکرم ہوتا ہے مگر دنیا اس کو نہیں پہچانتی۔ جیسے جیسے کسی کو آنکھیں ملتی جاتی ہیں وہ اس کو اسی حد تک شناخت کرتا جاتا ہے۔ یہ امر انسانی عادت میں داخل ہے کہ جب کوئی نیا انسان اس کے سامنے آتا ہے تو آنکھیں اس کو تاڑتی ہیں کہ یہ اس کا قد ہے یہ رنگ ہے، آنکھیں ایسی ہیں۔ صورت شکل ایسی ہے۔ غرض سر سے لے کر پیر تک اس کو تاڑتا ہے یہاں تک کہ نظر میں محدود ہو کر آخرکار اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نبیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وہ آتے ہیں تو وہ معمولی انسان ہوتے ہیں۔ تمام حوائج بشری اور ضروریات ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس لئے جو کچھ وہ فوق الفوق باتیں بتاتے ہیں دنیا کی نظر میں وہ اچنبھا ہوتی ہیں۔ اس لئے انکار کیا جاتا ہے۔ ان کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان سے ہنسی کی جاتی، ہر قسم کی تکالیف اور ایذا رسانی کا نشانہ بنایا جاتا۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے دل میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ کی ہی بڑی عزت کیوں نہ ہو لیکن جس جگہ میں بیٹھا ہوں اگر آج اسی جگہ حضرت موسیٰؑ یا حضرت مسیحؑ ہوتے تو وہ بھی اسی نظر سے دیکھے جاتے جس نظر سے میں دیکھا جاتا ہوں۔ یہی بھید ہے کہ ہر نبی کو دکھ دیا گیا اور ضروری امر ہے کہ ہر ایک جو خدا کی طرف سے مامور اور مرسل ہو کر آوے وہ اپنی قوم میں کیسا ہی معزز اور امین اور صادق ہو۔ لیکن اس کے دعوے کے ساتھ ہی اس کی تکذیب شروع ہو جاتی اور اس کی تذلیل اور ہلاکت کے منصوبے ہونے لگتے ہیں مگر ہاں جیسے یہ لازمی امر ہے کہ ان کی تکذیب کی جاتی، ان کو دکھ دیا جاتا ہے۔

یہ بھی سچی اور یقینی بات ہے کہ ایک وقت آ جاتا ہے کہ ان کی جماعتیں مستحکم ہو جاتی ہیں۔ وہ دنیا میں صداقت کو قائم کر دیتے اور راستبازی کو پھیلا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے بعد ایک زمانہ آتا ہے کہ ایک دنیا ان کی طرف ٹوٹ پڑتی اور ان تعلیمات کو قبول کر لیتی ہے جو وہ لے کر آتے ہیں گو اپنے زمانہ میں ان کو دکھ دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی ہو اور نہیں رکھی جاتی ہاں سوال یہ ہوتا ہے کہ جنہوں نے رد کر دیا وہ دانشمند تھے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ صرف زمانہ کی خاصیت ہے کہ ان کو دانشمند کہا جاتا ہے۔ ورنہ ان سے بڑھ کر بیوقوف اور سطحی خیال کے اور کون لوگ ہوں گے۔ جو حق کو جھٹلا کر دانشمند بنتے ہیں۔ یہ ایک فطرت کی کجی ہوتی ہے۔ جو کوشش کی جاتی ہے کہ کسی طرح ان کو ذلیل کیا جاوے۔ اسی طرح خیالی طور پر اس قسم کے مجمع کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم جیت گئے اور خدا کے راستباز کے مقابلہ میں ہم کامیاب ہو گئے۔ حالانکہ وہی ذلیل نامراد اور مغلوب ہوتے ہیں۔ آخر انجام دکھا دیتا ہے۔ اور ایک روشن فیصلہ نمودار ہو جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق کس کے ساتھ ہے۔ راستباز کی کامیابی مخالفوں کی سفاہت اور جہالت پر مہر کر دیتی ہے کہ وہ جس قدر اعتراض کرتے تھے اپنی نادانی سے کرتے تھے۔

میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں دنیا ان کو کم پہچانتی ہے۔ بجز ان لوگوں کے جو دیکھنے کی آنکھیں رکھتے ہیں۔ ان کو دوسرے دیکھ ہی نہیں سکتے کیونکہ وہ تو ان میں ہی کے ایک کھانے پینے حوائج بشری کے

(باقی ص ۴ پر)

خدا تعالےٰ نے انہیں گیارہ راہ حق کی پیاسی روحوں کو بیعت کرنے اور اس طرح حقیقی اسلام کے چشمہ سے سیراب ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان میں خاص طور پر قابلِ ذکر مسٹر نورو کراموہیں جو ٹوگو کی سابقہ حکومت میں وزیر زراعت کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں۔ ان کے ساتھ دو اور دوست بھی ہیں جو سابق حکومت میں پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں وہ بھی احمدیت کے انتہائی قریب ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جلد قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

ٹوگو (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

٭ صدر حکومت ٭ وزیر تجارت وصنعت ٭ وزیر اطلاعات و نشریات اور متعدد دیگر اعلیٰ حکام کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش ٭ سابق وزیر زراعت مسٹر نورو کراموکو کا قبولِ حق ٭ ۱۱ افراد اسلام کا سفر

(مکرم قاضی مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج ٹوگو مغربی افریقہ بتوسط وکالت تبشیر)

فرنچ مغربی افریقہ کی سابقہ نوآبادیات میں سے دو ممالک ایسے ہیں جن میں جماعت کے تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک ٹوگو اور دوسرا آیوری کوسٹ ہے۔ خاکسار ٹوگو مشن کی کارگزاری کی مختصر رپورٹ احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم مبلغین احمدیت کی مساعی میں برکت ڈالے۔ تاہم اس کی رضا اور خواہش کے مطابق کام کر سکیں۔ اور اسلام کا پھریرا جو صدیوں تک تمام عالم پر لہرانے کے بعد سرنگوں ہونے لگا تھا۔ خدا تعالےٰ اسے مسیح محمدی کے خدام کے ذریعہ پھر دنیا میں بلند فرمائے۔ آمین یارب العالمین

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو توفیق عطا فرمائی۔ کہ ملک کی متعدد شخصیتوں تک پیغام اسلام پہنچا کر ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کر سکے۔ اس ضمن میں ٹوگو کی حکومت کے صدر مسٹر نکولس گرونٹزکی یہاں کے وزیر تجارت و صنعت مسٹر اگبمینیا وزیر اطلاعات۔ نشریات اور پریس مسٹر سولومن اتانی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ صدر حکومت کے چیف آف پروٹوکول۔ وزیر اطلاعات کے کیبنٹ کے ڈائریکٹر اور نائب ڈائریکٹر امریکہ۔ فرانس اور جرمنی کے سفراء یو۔ این او کی طرف سے حکومت ٹوگو کے زرعی مشیر اور متعدد دیگر وزراء شامل ہیں۔

صدر حکومت کو کتب پیش کرتے ہوئے خاکسار نے ان کے سامنے اس امر کو پیش کیا کہ آج دنیا میں ذرائع رسل و رسائل اس قدر ترقی کر چکے ہیں کہ دنیا میں ایک ملک کی مشکلات سے دوسرے ملک کی بے نیازی ممکن نہیں۔ اور مشکلات اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ انسانیت باوجود انتہائی مادی ترقی کے ان سے ترساں و خائف ہے۔ اس لحاظ سے آج ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہم ایک ایسا لائحہ عمل تلاش کریں جو ہماری راہ نمائی کر سکے۔ ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ یہ ہدایت اور راہ نمائی صرف اور صرف اسلامی تعلیمات کے ذریعہ ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور ان مشکلات، مصائب اور خوف و خطر کا حل صرف اور صرف قرآنی ہدایت اور اسلامی قانون اور لائحہ عمل ہی پیش کرتا ہے اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ ان کتب کا جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں بغور مطالعہ فرمائیں اور موازنہ کے بعد حق اور سچائی اور قبول کر کے خدا تعالےٰ کی مخلوق کے لئے ایک نہایت ہی مبارک اور مفید وجود ثابت ہوں۔ اس پر صدر محترم نے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ عیسائیت ہماری رگوں میں سرایت کر چکی ہے۔ اس کے نقوش کو یک قلم پردہ ذہن سے محو کرنا مشکل ہی نہیں بالکل ناممکن ہے۔ تاہم میں ان کتب کا گہری نظر سے مطالعہ کروں گا۔ اور ان جو مفید مطالب حاصل ہوں گے۔ ان پر ضرور عمل پیرا ہونے کی کوشش کروں گا۔

وزیر تجارت و صنعت کو کتب پیش کرتے وقت ان کے سامنے قرآنی تعلیمات اور عیسائی تعلیمات کا مختصر سا موازنہ پیش کیا۔ خاص طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب پر وفات سے نجات۔ ان کا سفر کشمیر اور سرینگر میں ان کی وفات اور ان کی وہاں قبر کے موجود ہونے کے متعلق سنکر بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے مجھے اس امر کا یقین نہیں آتا کہ ایسا ممکن ہے۔ میں نے ان کے سامنے بائیبل اور اناجیل کے جب چند حوالہ جات پیش کئے۔ تو بہت حیران ہوئے اور مجھ سے دریافت کیا کہ کیا میرے پاس اس مضمون پر کوئی مفصل کتاب ہے۔ جس پر ایک دوسری ملاقات میں میں نے انہیں محترم مولانا شمس صاحب کی کتاب "حضرت مسیح کہاں فوت ہوئے" (انگریزی) پیش کی۔ بہت خوش ہوئے۔ اور وہ اس کا بغائر نظر مطالعہ کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ان سے ملکی حالات پر بھی گفتگو ہوتی رہی۔ وزیر اطلاعات نشریات۔ اور پریس کو بھی لٹریچر پیش کیا گیا۔ جس پر انہوں نے مطالعہ کا وعدہ کیا۔ اور بعد میں ایک دو ملاقاتوں میں انہوں نے بتایا کہ وہ کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

اس عرصہ میں شیخ میر محمد صاحب سفیر پاکستان برائے ٹوگو اپنے سیکرٹری عبدالرؤف کے ساتھ لومے تشریف لائے۔ ان سے متعدد مرتبہ ملا اور پاکستان کے مفاد کے متعلق ان سے مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایسے ہی گورنمنٹ کے اخبار ٹوگو پریس کے ایڈیٹر سے ان کی ملاقات کا بندوبست کیا۔ اور ان کی ترجمانی کا فریضہ بھی انجام دیا بہت خوش ہوئے۔

پرنس صدر الدین آغا خاں صاحب اپنے افریقہ کے آفیشل دورہ کے دوران ٹوگو تشریف لائے ان سے ملاقات کی اور انہیں جماعتی لٹریچر اور ایک خط بھی پیش کیا۔ جس میں ان سے لٹریچر کے مطالعہ کی درخواست کی۔ ایسے ہی مسلمانوں کے اتحاد کے سلسلہ میں اپنے اثر و نفوذ کو استعمال کرنے کے متعلق گزارش کی۔ جس کے جواب میں ان کا جو خط آیا۔ اس کا ترجمہ ہدیہ قارئین کر رہا ہوں۔

چاتو دے بیلریو۔ جنیوا سوئٹزرلینڈ

محترم قاضی صاحب

آپ کے پیشکردہ خط اور دلچسپ کتب کے لئے بہت ممنون ہوں۔ لومے میں قلیل عرصہ قیام کے دوران میں آپ سے ملاقات اور آپ کے کام کی تفصیل سنکر جو آپ وہاں سرانجام دے رہے ہیں انتہائی مسرت ہوئی۔ میں آپ کی آئندہ کوششوں میں بخت کی یاوری اور کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ اور صمیم قلب سے دعا کرتا ہوں کہ آپ افریقہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی انتہائی جدوجہد جاری رکھیں گے

بہترین خواہشات اور دلی تسلیمات کے ساتھ

پرنس صدر الدین آغا خاں

انفرادی ملاقاتیں

انفرادی طور پر ڈیڑھ صد سے زیادہ افراد سے مل کر ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق پائی۔ ان میں سے خاص قابل ذکر مسٹر انثوان مے آچی۔ نائب صدر حکومت ٹوگو مسٹر کوا اوی جان وزیر قانون۔ مسٹر فران ایالو۔ وزیر زراعت۔ مسٹر اپیڈو آما وزیر امور خارجہ قومی اسمبلی کے صدر مسٹر بار تھیلمی لامبونی نائب صدر الحاج تخیبع۔ نائب صدر کی کیبنٹ کے ڈائریکٹر۔ وزارت تعلیم کے سیکرٹری یو۔ این او کے مستقل نمائندہ یو۔ این۔ او کے ریڈیو اور پودوں کی حفاظت کے دو ماہرین۔ حکومت کے دو فرانسیسی مشیر۔ ایک جرمن ڈاکٹر۔ تین افریقن ڈاکٹرز۔ امریکی سفیر۔ امریکن اطلاعات کے شعبہ کے ڈائریکٹر اور ان کے نائب۔ برطانوی سفیر اور سفارت کے فرسٹ سیکرٹری اور متعدد دیگر افراد شامل ہیں۔ ان سے اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اور ان کو اسلامی تعلیمات کی خوبیوں سے آگاہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے دلوں کو اسلامی نور سے حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

سرکاری تقریبات

چھ مختلف سرکاری تقریبات میں شامل ہوا۔ جن میں بعض حکومت ٹوگو کی طرف سے منعقد کی گئی تھیں اور بعض برطانوی سفیر اور یو۔ این۔ او کی طرف سے ان تقاریب میں شامل ہو کر مختلف افراد سے تعلقات پیدا کئے گئے۔ اور کئی ایک احباب تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ ان کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ زبانی طور پر ان سے اسلام کی دیگر مذاہب پر برتری کے متعلق گفتگو کی گئی۔ فالحمدللہ

ریڈیو پر تقاریر

ریڈیو ٹوگو پر ایک دفعہ تقریر کرنے کا

مجلس عاملہ کی منظوری کے ساتھ شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے

قائد عمومی
انصار اللہ مرکزیہ

موقعہ میسر آیا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر مختصراً اظہار خیال کرنے کے بعد عاجز نے مسلمانوں کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی۔ کہ وہ انسان جس کو خدا تعالےٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ جس کی افضلیت اور اکملیت پر خود خدا تعالےٰ نے

لولاک لما خلقت الافلاک

کی مہر ثبت فرمادی۔ جس نے حیوانیت کو انسانیت اور انسانیت کو روحانیت کے جامہ سے نوازا جس کی امت کو خود اللہ تعالےٰ نے خیر امت قرار دیا۔ آج اسی انسان کی عزت پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ اسی انسان کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کیوں؟ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اس انسان کے موجودہ پیروؤں میں وہ جذبہ قربانی۔ وہ ایثار وہ بے نفسی وہ یگانگت اور اتباع کامل کا وہ نمونہ مفقود ہے جس کا نظارہ خیر القرون کے مسلمانوں کے وجود میں مشاہدہ میں آیا۔ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس رہبر کامل اور ہادی اکمل کے نمونہ کو اپنائیں تا ایک دفعہ پھر باغ احمد میں بہار آجائے ایک دفعہ پھر مردے روحانیت کے آب حیات سے زندہ ہوں۔

مشن ہاؤس میں زائرین کی آمد

مشن میں اکثر مختلف طبقات کے دوست تشریف لاتے رہے جن کے سامنے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات پیش کی گئیں۔ اس ضمن میں خاص طور پر قابل ذکر سابقہ حکومت کے ٹوگو کے وزیر زراعت۔ موجودہ صدر حکومت کے چیف آف پروٹوکول۔ وزارت اطلاعات کے ڈائرکٹر جنرل ان کے نائب۔ قومی اسمبلی کے نائب صدر۔ حکومت ٹوگو کے فرانسیسی مالی مشیر۔ فنانس اور پلاننگ کے نائب گورنر۔ اور متعدد دوسرے افراد شامل ہیں۔ آج کل افریقہ میں چونکہ سوشلزم کی طرف بہت توجہ پائی جاتی ہے اس لئے ان سب کے سامنے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام ہی آج وہ زندہ مذہب ہے جو انسانیت کو گمراہی۔ ضلالت اور بے راہ روی کی مہیب اور اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر جادۂ مستقیم پر ڈال سکتا ہے۔

زائرین مشن کو ان کے میدان طبع کے مطابق لٹریچر بھی پیش کیا جا رہا ہے خدا تعالےٰ ان کو ہدایت دے اور صراط مستقیم سے نوازے آمین۔

تعلیم و تربیت

احباب جماعت کو روزانہ قاعدہ یسرنا القرآن کے اسباق دیتا رہا جو احباب قرآن کریم کی تلاوت کے قابل ہو چکے ہیں۔ ان کو قرآن کریم کی تلاوت میں مدد دیتا رہا۔ اور ان کی تصحیح کرتا رہا۔ جماعتی تربیت کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں مختلف امور پر جماعت کی خصوصی توجہ مبذول کرتا رہا۔ اللہ تعالےٰ احباب جماعت کو احمدیت پر صحیح طور پر عمل کرنے کی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے حقیقی اثمار سے صحیح طور پر بہرہ ور اور متمتع ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خطبات جمعہ اور عیدین

اس دوران میں تمام جمعہ ہائے مبارکہ کے خطبات دیئے گئے جن میں احباب جماعت کی توجہ تربیتی امور کی طرف خاص طور پر مبذول کرائی گئی۔

تبلیغی سفر:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں قریباً ڈیڑھ ہزار میل کا سفر کرنے کی توفیق ملی اور اس طرح مختلف سرکردہ شخصیات چیفس اور ان کے عملہ کے افراد بعض سرکردہ مسلمان، جن میں ڈاپانگو کے دو معلم اور سوکوڈے کے چیف خاص طور پر قابل ذکر ہیں کو ملنے کا موقعہ ملا اور ان تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور لوگوں کے قلوب کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف مائل فرما دے،

بیعتیں:۔ الحمد للہ کہ خدا تعالےٰ نے گیارہ حق کی پیاسی روحوں کو حقیقی اسلام کے چشمہ سے سیراب ہونے کی توفیق عطا فرمائی، ان میں خاص طور پر قابل ذکر مسٹر موروکراموتو ہیں جو ٹوگو کی سابقہ حکومت میں وزیر زراعت کے عہدہ جلیلہ پر رہ چکے ہیں۔ قریباً ۲ سال ہوئے کہ وہ کرسی وزارت پر متمکن تھے، کہ ان سے ملاقات کی۔ ان کو لٹریچر پیش کیا۔ اور وقتاً فوقتاً ان سے ملتا رہا۔ اور اس طرح ان پر احمدیت کی سچائی واضح کرنے کی کوشش کرتا رہا وہ بھی کتب اور لٹریچر کا مطالعہ کرتے رہے۔ اور کافی عرصہ کی تبلیغ کے بعد آخر خدا تعالےٰ نے ان کے سینے کو حق کے لئے کھول دیا اور انھیں احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت ملی ان کے ساتھ دو اور بھی دوست ہیں جو سابقہ حکومت میں پارلیمنٹ کے ممبر رہ چکے ہیں وہ بھی احمدیت کے انتہائی قریب ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں تا اللہ تعالےٰ ان کے قلوب میں بھی سچائی کو قبول کرنے کی تڑپ ڈال دے اور ان کے سینوں کو احمدیت کو قبول کرنے کے لئے وا فرمائے

دس مزید احباب کو احمدیت میں شمولیت کی توفیق ملی احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان سب کے استقلال اور استقامت کے لئے درد مند دلوں سے دعا فرمائیں

بالآخر احباب جماعت سے خاکسار اپنے لئے خاص طور پر دعاؤں کا ملتمس ہے اللہ تعالےٰ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ میں اس کے فضل اور اس کی توفیق سے اس کے دین کی حقیقی خدمت کی طاقت پاؤں آمین یا ارحم الراحمین۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ (محتاج دعا خاکسار مبارک احمد قاضی)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

رکھنے والے انسان ہوتے ہیں۔

اور یہ بات کہ میرے نوشتے باقی رہیں گے۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آنے والے لوگوں کے دو طبقہ ہوتے ہیں ایک وہ جو صاحب شریعت ہوتے ہیں جیسے موسےٰ علیہ السلام اور ایک وہ جو احیائے شریعت کے لئے آتے ہیں جیسے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اسی طرح پر ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کامل شریعت لے کر آئے جو نبوت کے خاتم تھے۔ اس لئے زمانہ کی استعدادوں اور قابلیتوں نے ختم نبوت کر دیا تھا پس حضور علیہ السلام کے بعد ہم کسی دوسری شریعت کے آنے کے قائل ہرگز نہیں۔ ہاں جیسے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسےٰ تھے اسی طرح آپ کے سلسلہ کا خاتم جو خاتم الخلفاء یعنی مسیح موعود ہے ضروری تھا کہ مسیح علیہ السلام کی طرح آتا۔ پس میں وہی خاتم الخلفاء اور مسیح موعود ہوں۔ جیسے مسیح کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ شریعت موسوی کے احیاء کے لئے آئے تھے میں کوئی جدید شریعت لے کر نہیں آیا۔ اور میرا دل ہرگز نہیں مان سکتا کہ قرآن شریف کے بعد اب کوئی اور شریعت آسکتی ہے کیونکہ وہ کامل شریعت اور خاتم الکتب ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے مجھے شریعت محمدی کے احیاء کے لئے اس صدی میں خاتم الخلفاء کے نام سے مبعوث فرمایا ہے

میرے الہامات جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے ہوتے ہیں اور جو ہمیشہ لاکھوں انسانوں میں شائع کیے جاتے ہیں اور چھاپے جاتے ہیں اور وہ ضائع نہیں کیے جاتے وہ ضائع نہ ہوں گے اور وہ قائم رہیں گے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۶۹-۲۷۰)

اس طویل حوالہ سے واضح ہوجاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی احیائے دین کے لئے مامور من اللہ آتے ہیں جن کو نشانات دیئے جاتے ہیں اور جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کو انبیاء علیہم السلام کی طرح اللہ تعالےٰ اخطاب کرتا ہے اور جن کے الہامات اور کشوف دخل شیطانی سے پاک ہوتے ہیں۔ ایک سمجھدار انسان کے لئے اس کے لئے اللہ تعالےٰ کا قرآن مجید میں یہ فرمانا ہی کافی ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ذکر ایک فانی انسان سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ نازل کیا ہے اس لئے اس کی حفاظت بھی وہ کسی فانی مامور کے ذریعہ ہی کرتا ہے۔ حدیث مجدد دین اسی کی وضاحت کرتی ہے تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے کہ اسلام میں مجدد دین ہوتے آئے ہیں۔ اور دین میں جس قدر آج انتشار ہم دیکھتے ہیں وہ خود ساختہ عالم فاضل لوگوں کا پھیلایا ہوا ہے جنہوں نے اپنی اپنی عقل بلکہ کہنا چاہیئے کہ اٹکل کے مطابق مسائل دینیہ میں دخل اندازی کی ہے

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ کی تربیتی کلاس مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں مورخہ ۴-۵-۶ ستمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگی۔ جس کا افتتاح انشاء اللہ تعالےٰ مکرم محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ بعد نماز جمعہ فرما دیں گے۔

ضلع جھنگ کے تمام خدام زیادہ سے زیادہ شمولیت فرمائیں خصوصاً قائدین حضرات ضرور شامل ہوں۔ دوسری مجالس کے خدام کو بھی شرکت کی دعوت ہے۔ طعام و رہائش کا انتظام ہوگا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ)

لاہور کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

اپنے حلقہ کے ہاکر سے طلب کریں۔ اور پرچہ نہ ملنے کی صورت میں نگران ایجنسی مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور کو اطلاع دیں۔ (مینیجر الفضل)

جناب تمنّاؔ عمادی صاحب کا ایک مکتوب

جناب تمنا عمادی صاحب کا ذیل کا مراسلہ من وعن شائع کیا جاتا ہے چونکہ اس میں بعض اہم دینی سوالات اٹھائے گئے ہیں اس لئے اس کا شائع ہونا ہر دینی خیال کے انسان کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ ادارہ کو اسکی بعض مندرجات سے سخت اختلاف ہے اس سلسلے میں صفحہ ۲ پہ اداریہ ملاحظہ ہو۔ (ادارہ)

مخلصی جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا روزنامہ الفضل برابر آرہا ہے اور میں شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ کا ممنون ہوں کہ آپ برابر بھیج رہے ہیں جزاکم اللہ تعالیٰ۔

مورخہ ۷ رجون کے ایڈیٹوریل میں آپنے مجھ کو ایک نئے لقب یعنی "مولوی" کے لفظ سے یاد فرماتے ہوئے سرخی یہ دی ہے "مولوی تمنا عمادی کی کتاب "الطلاق مرتان"۔ اور اس کے بعد تمہیدی باتیں لکھکر تحریر فرمایا ہے

"مصنف نے شروع ہی اس کتاب کا خصوصی مخالف جماعت احمدیہ کو بیان کیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کام تو مفتی سلسلہ کا ہے کہ وہ کتاب کے بنیادی موضوع کا پورا پورا محاسبہ کریں۔ تاہم مختصراً ہم الفضل میں کچھ متفرق باتوں اور اصل موضوع کے متعلق لکھنا چاہتے ہیں۔"

اسکے بعد اب تک آپ نے الفضل کے سات نمبروں میں بہت کچھ تحریر فرمایا مگر وہ سب "متفرق ہی باتوں" سے متعلق آپکے ارشادات رہے۔ "اصل موضوع" کے متعلق ایک حرف بھی ابھی تک آپنے تحریر نہیں فرمایا۔

ان سات نمبروں میں جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے ممکن ہے کہ اور لوگوں کے لئے آپ کے نقطۂ نظر کے اعتبار سے مفید ہو مگر میرے لئے مطلق مفید نہیں۔ میں نے اپنی کتاب میں لکھدیا ہے کہ میں منکر حدیث نہیں اتباع سنت رسول بلکہ اتباع سنت مہاجرین و انصار تک کو فرض سمجھتا ہوں اور اتباع سنت سے انکار کو کفر قرار دیتا ہوں۔ اور یہ میرا صحیح عقیدہ ہے۔

وکفیٰ باللہ شھیدا

احکام دینی دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جن کا تعلق صرف عقیدے سے ہے۔ جن میں سے کسی ایک کے بھی انکار سے کفر لازم آئے جس کا قرآن مجید میں مذکور ہونا ضروری ہے۔ مگر ان کے متعلق جتنے معنی و مفہوم قرآن مجید کی عبارت سے پیدا ہو رہے ہیں بغیر کسی تاویل کے اسی قدر پہ ایمان لانا لازم ہے۔ جو تفریحات ان کی ظنی روایات میں ہیں اگر وہ روایت قرآنی کے خلاف نہیں تو ان کو جھٹلانا یا ان کا انکار جائز نہیں۔ اور اگر اس تفصیل کو درایت قبول نہیں کرتی تو یقیناً اس کا راوی کوئی وضاع وکذاب یا رافضی ہی ہوگا۔ اسلئے ایسی روایتوں کا رد کرنا واجب ہے۔

دوسرے وہ احکام جن کا تعلق اعمال سے ہے مثلاً عبادات یا معاملات، عبادات کا تعلق ذکر اللہ سے ہے اور حکم ہے فاذکروا اللہ کما علمکم واذکروہ کما ھداکم اور معلم وہادی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا اللہ کی طرف سے انسانوں کو نہیں ملا۔ اس لئے ان احکام کی عملی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور سے جو ثابت ہے اسی کے مطابق عمل کرنا واجب ہے اور اس کا ثبوت تعامل صحابہ ہی سے مل سکتا ہے۔ اسی کا نام حدیث میں سنت ہے۔ اور قرآن مجید میں اسی کو سبیل المومنین فرمایا گیا ہے اور اتباع سبیل المومنین از روئے نص صریح قرآن مجید فرض ہے۔ اس لئے اتباع سنت بھی فرض ہے۔

آپ نے جو کچھ ان سات قسطوں میں تحریر فرمایا ہے میں ہر بات کا جواب دے سکتا ہوں مگر میں مناظرہ پسند نہیں کرتا کہ اس سے احقاق حق اور ابطال باطل نہیں ہوتا۔ کمزور فریق آخر ہٹ دھرمی پر اُتر آتا ہے۔ اور میں دینی امور میں ہٹ دھرمی کو کفر سمجھتا ہوں۔

وکفیٰ باللہ شھیدا۔

غلط الزام:- آپ نے مجھ پر ایک نہایت غلط الزام لگا کر ناظرین الفضل کی نگاہوں میں مجھ کو ذلیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھ کو اس کی تکلیف ضرور پہنچی اس لئے پہلے اس کی شکایت پیش کرتا ہوں۔

۲۰ رجون کے الفضل میں آپ نے آیۂ کریمہ القی الشیطٰن فی امنیتہ کے متعلق لکھا ہے کہ بعض دوسرے اہل علم کی طرح تمنائے عمادی بھی اس آیت کے معنی یہی سمجھتا ہے کہ انبیاء و رسل کی وحی میں شیطان دخل اندازی کر سکتا ہے۔" حالانکہ میں اس عقیدے ہی کو شیطانی القاء سمجھتا ہوں۔ آج سے نہیں ابتدائے شباب ہی سے "امنیتہ" کے معنی پڑھنا، میں اسی کا قائل نہیں۔ میں اسی کو منافقین عجم کا افتراء سمجھتا ہوں۔ "امنیتہ" کے معنی آرزو، خواہش کے ہیں اور آرزو و خواہش کو وحی سے کوئی سروکار نہیں وہ بشری حیثیت سے ہر شخص میں اس کے اپنے نفس کی پیداوار ہوتی ہے۔ کسی نبی کسی رسول نے اپنی خواہش سے کبھی کوئی وحی اپنے پر نازل نہیں کرائی کہ کسی نبی کسی رسول کی وحی میں مداخلت القائے شیطانی کا اس آیت کی رو سے امکان سمجھا جا سکتا۔ مگر صوفیہ مراقبہ میں بیٹھتے ہیں استکشاف کرتے ہیں یعنی اپنی خواہش سے کشف حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی مشق حاصل کرتے ہیں اور اس مشق کے بعد بلا ارادہ بھی اُنپر کشف کا القاء ہوتا رہتا ہے مگر وہ ہوتا ہے اسی مشق کے ماتحت اس لئے اس میں القائے شیطانی کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ بلکہ میں تو اس کا قائل ہوں کہ ان کا ہر کشف القائے شیطانی ہی ہوتا ہے چونکہ وہ ان کی سعی استکشاف یا مشق استکشاف کے ماتحت ہوتا ہے ان کے بذریعہ کشف جو معلومات ہوتے ہیں ان میں سے بعض کا قرآن و سنت کے مطابق ہونا ان معلومات کے بحیثیت وحی منجانب اللہ ہونے کی دلیل نہیں۔ یہ بھی ایک شیطانی طریق تلبیس ہے کہ وہ بعض باتیں قرآن و سنت کے مطابق القاء کر دیتا ہے تاکہ دوسری باتیں جو قرآن و سنت کے خلاف ہوں وہ بھی کسی طرح کھینچ تان کر قرآن و سنت کے مطابق کر لی جا سکیں اور وہ سب وحی من اللہ سمجھی جائیں مگر مکالمہ مخاطبہ الہیہ وغیرہ کی بحث ہیں اور مہدی و مسیح کی حدیثوں اور پیشگوئیوں پر زور قلم دکھانے کا وقت میرے پاس نہیں اگرچہ میں ان سب موضوعوں پر پوری طرح بحث کر سکتا ہوں لیکن وقت کیوں ضائع کیا جائے۔

مخاطبت خصوصی کی وجہ:- میں نے اپنی کتاب میں جو آپ کے خلیفہ دوم سلمہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے حلقے کے علماء کو خاص طور سے مخاطب کیا ہے اس کی وجہ تو میں نے لکھدی ہے کہ آپ لوگوں کے نزدیک تو مرزا صاحب علیہ الرحمۃ امتی، ظلی اور بروزی ہی سہی مگر مبعوث من اللہ نبی تھے۔ مسیح موعود و مہدی معہود تھے۔ قرآن مجید ہی کی صحیح تعلیم و تبیین کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ ان کو یقیناً قرآن مجید کو صحیح طور سے سمجھنے کی صلاحیت منجانب اللہ دی گئی تھی۔ اس لئے اگلے پچھلے سب مفسرین سے قرآن فہمی میں بعض جگہ غلطی ہو سکتی ہے مگر مرزا صاحب علیہ الرحمۃ سے قرآن فہمی میں غلطی کا امکان نہیں متصور ہو سکتا اسلئے مرزا صاحب علیہ الرحمۃ سے جن لوگوں نے مثلاً آپ کے خلیفہ دوم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے بلاواسطہ قرآن مجید سمجھکر پڑھا ہے تو آپ لوگوں سے بھی قرآن فہمی میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ خصوصاً احکام کی آیات کے مفہوم کو آپ لوگوں سے زیادہ صحیح کوئی دوسرا غیر احمدی نہیں سمجھ سکتا۔ اور آپ لوگ آیات احکام کے معنی غلط نہیں سمجھ سکتے، کما تزعمون آپ لوگوں کے مذکورہ بالا مزعومات کے ماتحت آپکے سامنے سورہ بقرہ کی چار آیتیں ۲۲۸ سے ۲۳۱ تک پیش کیگئی ہیں متقدمین کی تفسیریں آپ لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ جن میں ان کی صحت کے کچھ دلائل بھی مذکور ہیں۔ آپ لوگ بھی ان آیات کی تفسیر میں متقدمین کے ہم خیال ہیں جیسا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے۔ تو متقدمین کی تفسیریں مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کی تصدیق کردہ ٹھہریں۔ اور میں کہتا ہوں کہ متقدمین کی تفسیر جو مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کی تصدیق کردہ ہے بالکل غلط ہے۔ اپنے اعتراضات وضاحت کے ساتھ میں نے پیش کر دیئے ہیں اور جو صحیح تفسیر اصول ادب کے مطابق ان آیات کی ہو سکتی ہے میں نے وہ بھی لکھدی ہے۔

اسلئے آپ کا اولین فرض ہے کہ آپ میری بیان کردہ تفسیر کو اصول ادب عربی سے غلط ثابت فرمائیے۔ اور مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کی مصدقہ متقدمین کی تفسیر پہ جو میرے اعتراضات ہیں ان کے مدلل جوابات دیجئے۔ اسکے بغیر آپ مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کے دعووں کو کبھی صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔

صوفیانہ دعووں کیخلاف شرع ہی ہونے پر انکا شطحیات ہونا موقوف نہیں۔ خلاف واقعہ ہونا بھی انکے شطحیات ہونے کیلئے کافی ہے۔ اسلئے مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کے دعووں کو خلاف شرع ہی نہیں خلاف واقعہ ہونے سے بھی بچانا آپ لوگوں کا فرض ہے ورنہ ان کے دعوے جب خلاف واقعہ ثابت ہو جائیں گے تو پھر خلاف شرع بھی ان کا ثابت ہو جانا کچھ دشوار نہ ہوگا۔ اسلئے خموشی سے کام نہ چلے گا۔ تقریباً سات مہینے ہو گئے ابھی تک آپ کے مفتی صاحب نے پورا پورا کیا تک ادھورا محاسبہ بھی نہ کیا۔ نہ آپنے باوجود وعدہ فرمانے کے ابتک اصل موضوع پر ایک حرف بھی لکھا۔

میں مناظرے کا دروازہ کھولنا نہیں چاہتا اسلئے کسی اخبار یا رسالے کے ذریعے آپ کو یہ جواب نہیں دے رہا ہوں۔ نجی کے طور سے لکھ رہا ہوں۔ اگر آپ لوگوں نے میری پیش کردہ تفسیر کو غلط اور مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کی مصدقہ متقدمین کی تفسیر کو صحیح ثابت کر دیا واضح دلائل سے اور میرے اعتراضوں کے جوابات تشفی بخش دیدیئے تو بے شک جو متعلقہ باتیں آپ نے لکھی ہیں وہ میرے لئے غور طلب ہو جائیں گی۔ اور میں اس وقت باللہ العظیم نہایت دیانت کیساتھ ان باتوں پر غور کروں گا کسی یقینی بات کو ظنیات سے تائید حاصل ہو سکتی ہے وہ ظنی بات اس یقینی بات سے قریب تر ہونے کے باعث وہ بھی قطعی ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول و نبی ہونا قطعی ہے اس لئے آپ کے متعلق جو پیشین گوئیاں کتب سابقہ میں ہیں وہ بھی مطابقت قطعی کے باعث قطعی ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح پہلے مرزا صاحب کو مبعوث من اللہ قطعی طور سے ثابت کر لیجئے پھر پیشین گوئیاں بھی ان پر چسپاں کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں کی وجہ سے صحابہ کرام نے رسول نہیں تسلیم کیا تھا۔

کیا میں امید کروں کہ آپ میرے اس خط کو الفضل میں شائع فرما دیں گے؟ اگر آپ شائع نہیں فرمائیں گے تو مجبوراً مجھ کو دوسرے کسی اخبار میں شائع کرانا ہوگا اور وہ کچھ اچھا نہ ہوگا اور نہ اس وقت یہ مخلصانہ انداز باقی رہے گا۔

آپ کا مخلص

تمنا عمادی غفرلہ

۶۴ عبد العزیز لین پیل خانہ ڈھاکہ ۹ مشرقی پاکستان

۲۶ رجولائی ۱۹۶۲ء

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنیوالے احباب

ہمیں اس امر کی انتہائی خوشی ہے کہ تقریباً ہر دورہ کردہ مقام پر ہی احباب جماعت کے باہمی تعاون کے نتیجہ میں نمائندہ الفضل مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے ہم نے الفضل کی گذشتہ ایک دو اشاعتوں میں نمائندہ الفضل سے خاص تعاون کرنے والے احباب کے اسمائے گرامی بطور شکریہ دیئے ہیں۔ آج مزید احباب کے نام ہم دلی شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تعاون کرنے والے احباب کو مزید خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین

۱۔ مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد بی۔ اے مربی سلسلہ مقیم پشاور۔
۲۔ " حبیب اللہ خاں صاحب صادق پشاور
۳۔ " ملک منور احمد صاحب محمود "
۴۔ " چوہدری بشارت احمد صاحب بی اے کوہاٹ شہر۔
۵۔ " حکیم عبدالرحیم خاں صاحب "
۶۔ " ملک محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح بنوں
۷۔ " ملک محمد یعقوب صاحب بی اے بی ٹی بنوں

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعلان نکاح

(۱) میرے لڑکے عزیزی محمد الیاس صاحب کا نکاح مبارکہ بیگم بنت چوہدری نور محمد صاحب کے ساتھ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۶ اگست بروز اتوار بعد نماز فجر چوہدری صاحب موصوف کی ہی کوٹھی میں پڑھایا۔ عزیزہ مبارکہ بیگم مولوی نظام الدین صاحب داتا صحابی مگیری والے کی پوتی اور مولوی عطاء اللہ صاحب صحابی کی نواسی ہے۔

تمام احباب جماعت احمدیہ سے درخواست دعا ہے۔ تا یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ (خاکسار چوہدری محمد سلیمان ساکن کمالیہ ضلع لائل پور حال حیدر آباد شہر (سندھ)

(۲) خاکسار کے بیٹے پیر حمید عالم سجاد ایم اے۔ بی ایڈ کا نکاح ۹ اگست ۶۴ء کو شیخ عبدالقادر صاحب مربی جماعت احمدیہ لاہور نے میاں محمد عمر صاحب پی۔ ڈی۔ ایس۔ پی منٹگمری کی بیٹی مسماۃ طلعت محمودہ سے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اس رشتہ کے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں۔

(خاکسار پیر شیر عالم بی اے۔ بی ٹی۔ گوٹریالی۔ ضلع گجرات)

نوٹ:۔ اس خوشی میں ملک صاحب موصوف نے کسی مستحق کے نام سال بھر کیلئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ (مینیجر)

ضرورت

دفتر ریویو آف ریلیجنز میں ایک ٹائپسٹ کلرک کی آسامی خالی ہے جس کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۱۔ اگر میٹرک پاس ٹائپسٹ ہو تو گریڈ ۲۲۰-۶/۱۶۰-۵/۱۳۰-۴-۹۰ ہوگا۔
۲۔ اگر بی اے پورے مضامین کے ساتھ پاس ہو تو گریڈ ۲۶۰-۱۰/۲۰۰-۸/۱۶۰-۶/۱۳۰-۵-۱۱۵ ہوگا۔

درخواست کے ہمراہ میٹرک یا بی اے کی سند کی مصدقہ نقل اور ٹائپ کی سند شامل کی جائے۔ نیز چال چلن۔ دیانت۔ امانت و اخلاق کے بارہ میں پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق بھجوائیں۔ ریٹائرڈ شدہ ماہر ٹائپسٹ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اشتہار نیلام

رقبہ جات برائے کاشت از یکم ستمبر ۱۹۶۴ء تا ۳۱ مئی ۱۹۶۵ء کی بولی مورخہ ۳۱-۸-۶۴ دس بجے صبح ہوگی۔ دیگر شرائط و رقبہ جات موقع پر بتائے جاویں گے۔

(میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میانوالی)

درخواست دعا:۔ خاکسار کا لڑکا ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے جس کی وجہ سے خاکسار بہت پریشان ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ میرے لڑکے کی باعزت بریت کیلئے دعا فرما دیں (ملک سوندھے خاں اڈہ انچارج طارق بس ربوہ)

وصایا حصہ آمد کے متعلق ضروری وضاحت

از مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

"وصیت دو طرفہ معاہدہ ہے یک طرفہ نہیں۔ اگر ایک طرف معاہدہ ہوتا تو بے شک تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی لازم پڑ جاتی ہے لیکن صدر انجمن احمدیہ ہر وصیت کو منظور کرنے کی پابند نہیں لہٰذا بعض موصیوں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ جب نامنظوری کا احتمال موجود ہے اور کئی وصیتیں منظور نہیں کی جاتیں تو پھر حصہ آمد کی ادائیگی تاریخ منظوری وصیت سے واجب ہونی چاہیئے۔ انجمن کے نزدیک یہ مطالبہ جائز ہے لہٰذا ہر موصی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد ادا کرنا شروع کر دے اور چاہے تو تاریخ منظوری وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع کر دے لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ وصیت لکھتے وقت اس بات کا اظہار کر دے کہ کس تاریخ سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع ہوگی۔ پس:۔

(۱) جو موصی تحریر وصیت کی تاریخ سے حصہ آمد ادا کریں گے ان کی وصیت اسی تاریخ سے سمجھی جاوے گی اور اگر وہ خدانخواستہ وصیت کی منظوری سے قبل فوت ہو جائیں تو بھی ان کی وصیت منظور کر لی جائے گی۔ بشرطیکہ انجمن کے قواعد کے ماتحت وہ وصیت قابل منظوری ہو اور اگر انجمن ایسے کسی شخص کی وصیت منظور نہ کر سکے تو حصہ آمد اور چندہ عام کا فرق یعنی وہ زائد رقم جو وصیت منظور ہونے کی خاطر ادا کی گئی تھی وہ موصی یا اس کے وارثوں کو واپس کر دی جاوے گی۔ کیونکہ وصیت نامنظور ہونے کی صورت میں اس زائد مال پر انجمن کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

(۲) اس کے بالمقابل اگر کوئی موصی یہ پسند کرے کہ اس کی وصیت تاریخ منظوری وصیت سے سمجھی جائے اور وہ اسی تاریخ سے حصہ آمد ادا کرے گا تو جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے انجمن کو اس طریق کار پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن ایسا موصی اگر خدانخواستہ تاریخ منظوری وصیت سے قبل فوت ہو جائے تو اس کی وصیت منظور کرنے پر غور کیا ہی نہیں جائے گا بلکہ وہ خود بخود داخل دفتر ہو جائے گی۔ کیونکہ موصی نے خود جس تاریخ سے اپنی وصیت کے نفاذ کا ارادہ کیا تھا اس سے پہلے ہی وہ فوت ہو گیا۔ لہٰذا اس کے وارثوں کا یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ بعد از وفات ایسی وصیت کی منظوری کا مطالبہ کریں۔ یہ مطالبہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب موصی اپنی زندگی میں وصیت کے اس حصہ پر عمل درآمد شروع کر دیتا جس پر اس کی زندگی میں عمل کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے جہاں انجمن نے یہ اجازت دی ہے کہ:۔

"وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے"

وہاں یہ بھی سفارش کی ہے کہ:۔

"مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے"

(۳) امید ہے کہ مندرجہ بالا تشریح سے احباب پر یہ معاملہ واضح ہو چکا ہوگا۔ انجمن کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ بلاوجہ کسی کے مال پر قبضہ کیا جاوے بیشک اس طریق کار سے بظاہر انجمن کو کسی حد تک نقصان اٹھانا پڑتا ہے لیکن انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ تاریخ منظوری وصیت سے پہلے کسی شخص کو حصہ آمد کی ادائیگی پر مجبور نہ کیا جائے۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنی رضا و رغبت سے تحریر وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع کر دے تو وہ یقیناً فائدہ میں رہے گا جیسا کہ اوپر وضاحت کی جا چکی ہے یعنی وصیت منظور نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کا زائد مال واپس کر دیا جائے گا۔ اور فوت ہونے کی صورت میں بھی اس کی وصیت منظور کرنے کے لئے غور ہو سکے گا۔

ولادت

اللہ کریم نے اپنے فضل سے میرے بھائی عبدالحلیم صراف جڑانوالہ کو پہلا بچہ عنایت فرمایا ہے۔ حضور نے بچہ کا نام عبدالرؤف تجویز فرمایا ہے جو میاں عبدالرحیم صراف سیکرٹری اصلاح و ارشاد کا پوتا اور میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ بھیرہ چچی کا پڑپوتا اور پڑنواسہ ہے۔ احباب جماعت بچہ کی درازی عمر اور خادم احمدیت بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبدالعظیم صراف احمدی جڑانوالہ)

نوٹ:۔ اس خوشی میں عبدالعظیم صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے (مینیجر)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

۲- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۷۳۹۶

میں عبدالعزیز بھٹی ولد ڈوسے خان قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوسٹ بکس ۵۱۲ - ۷ ٹرنر روڈ لاہور۔ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میں اس وقت صرف اکاؤنٹس۔ آڈٹ وغیرہ یا انکم ٹیکس کا کاروبار کرتا ہوں جس میں مجھے بعد از اخراجات بزنس قریباً چھ صد روپیہ ماہوار کی آمد ہوتی ہے جو کہ کم و بیش بھی ہو سکتی ہے میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ جو بھی ہو گی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد بنا سکا تو اس کی اطلاع انجمن مذکور کو دے دوں گا اور اگر میری وفات کے بعد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کسی جائداد کا پتہ لگے تو اس پر بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کا ۱/۱۰ حصہ پر حق ہو گا۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ العبد عبدالعزیز بھٹی گواہ شد جمال الدین گگی نمبر ۱۸۔ پرانی انارکلی چرچ روڈ لاہور۔ (۲) گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت حال لاہور

مسل نمبر ۱۷۳۹۹

میں وزیر بیگم زوجہ مردان خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مہاجر کالونی مکان نمبر ۳۷ ڈاکخانہ میرپور خاص ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت زیورات طلائی وزن ۷ تولے ۹ ماشے مالیتی -/۱۰۰۵ روپے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ کڑے ۴ تولے۔ جھمکی ۱½ تولے بالی کانوں کی ایک تولہ۔ انگوٹھی ½ تولہ۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی مبلغ حق مہر -/۱۰۰ روپے تھا جو میں زیور کی صورت میں وصول کر چکی ہوں۔ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میرا ایک مکان واقعہ محلہ دارالفضل قادیان رقبہ ۱۰ مرلہ ہے میں نے اس کا کوئی کلیم منظور نہیں کرایا اس کی بھی ۱/۸ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں الامۃ وزیر بیگم بقلم خود۔ گواہ شد رحمت اللہ خان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم میرپور خاص گواہ شد مردان خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد میرپور خاص۔ مہاجر کالونی مکان نمبر ۳۷ (سابق پھیت۔ یو پی)

مسل نمبر ۱۷۴۰۰

میں فاخرہ جبیں بنت خان رشید احمد خان قوم ککے زئی پٹھان پیشہ طالب علمی عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں طالب علم ہوں اور میرے والدین خدا کے فضل سے زندہ ہیں میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے منقولہ جائداد درج ذیل ہے زیور طلائی بالیاں ایک جوڑی ایک تولہ انگوٹھی دو عدد ½ تولہ کل وزن اندازاً ڈیڑھ تولہ قیمتی ڈیڑھ صد روپے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد مالیتی ڈیڑھ صد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میرا اس وقت ذریعہ آمد کوئی نہیں ہے اگر کبھی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی الامۃ فاخرہ جبیں بنت خان رشید احمد خان کوئٹہ گواہ شد۔ خان ضیاء الحق خان کوئٹہ ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر وصیت نمبر ۱۲۱۶۷

گواہ شد۔ خان رشید احمد خان کوئٹہ ایس ڈی او۔ والد موصیہ ۱۹/۵/۶۲

مسل نمبر ۱۷۴۰۱

میں شمیم طاہرہ زوجہ لطف المنان خان قوم پٹھان ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۶۳-۸-۲۴ ساکن لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) طلائی زیور ۷ ۳ تولہ قیمت -/۳۷۰۰ روپے (۲) حق مہر واجب الادا -/۲۰۰۰ روپیہ میں اپنے زیورات اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ شمیم طاہرہ زوجہ لطف المنان 8-29 - کوئنز روڈ لاہور۔ (۲) گواہ شد ظفر اللہ خان بقلم خود زعیم انصار اللہ حلقہ سول لائن گواہ شد نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن لاہور

ولد نوٹ :- میں اپنی بیوی شمیم طاہرہ صاحبہ کے مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ جو میرے ذمے واجب الادا ہیں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں العبد لطف المنان خاوند موصیہ ۲۹ اے کوئنز روڈ لاہور

گواہ شد۔ نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن لاہور
گواہ شد۔ عبدالوہاب 29 A کوئنز روڈ لاہور

مسل نمبر ۱۷۴۰۲

میں حمیدہ بانو زوجہ عبدالوہاب خان صاحب قوم پٹھان ککے زئی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) طلائی زیور ۲۵ تولہ قیمت -/۳۰۰۰ روپے (۲) حق مہر واجب الادا -/۷۰۰۰ روپیہ میں اپنے زیورات اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میری اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ۔ حمیدہ بانو زوجہ عبدالوہاب خان ۲۹ اے کوئنز روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ عبدالوہاب خان خاوند موصیہ ۲۹ اے کوئنز روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن لاہور۔

نوٹ :- میری بیوی حمیدہ بانو صاحبہ کا مہر مبلغ -/۷۰۰۰ روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ دستخط خاوند :- عبدالوہاب ۲۹ اے کوئنز روڈ لاہور گواہ شد۔ نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن لاہور۔ گواہ شد۔ لطف المنان ۲۹ اے کوئنز روڈ لاہور

مسل نمبر ۱۷۴۰۳

میں صفیہ بیگم زوجہ محمد عبداللہ مہر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۶/۷/۱ گیتا بھون جہانگیر منچلی روڈ رام سوامی کراچی ڈاکخانہ کراچی ۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ سات صد روپے ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزن ایک تولہ (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ¼ ۱ تولہ جملہ وزن ¼ ۲ تولے قیمت -/۳۱۲ روپے ہے ایک جوڑی پازیب نقرئی قیمت -/۱۵ روپے جملہ قیمت -/۳۲۷ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی الامۃ صفیہ بیگم

(۱) گواہ شد۔ محمد بشیر احمد علی امیر جماعت احمدیہ ضلع جھنگ حال کراچی گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی - (نوٹ :- میری اہلیہ کا حق مہر مبلغ سات صد روپیہ میری طرف واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ وصیت کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ دستخط خاوند محمد عبداللہ مہر خاوند موصیہ احمدی نمبر ۵۲۲۱ - گواہ شد محمد بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ جھنگ حال کراچی بالا موصیہ۔ گواہ شد۔ عنایت اللہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد دفتر احمدیہ جماعت کراچی

ہمدرد نسواں اٹھرا کی گولیاں، دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● لاہور ۲۸ ؍ اگست — لاہور میں کل صبح پھر تباہ کن بارش ہوئی اور پچھلے ہفتے کی بارش سے متاثر ہونے والے علاقوں میں تمام امدادی کاموں کا نقص ہو گئی تقریباً سوا گھنٹے میں ۳ انچ پانی پڑا اتنی قلیل مدت میں بارش کی شدت کا یہ ایک نیا ریکارڈ ہے۔

بارش ایسی زوردار تھی کہ چند منٹوں میں پورا شہر ایک سیلاب کی زد میں آ گیا کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ متعدد پرانے مکانوں کی چھتیں بیٹھ گئیں اور دیواریں ڈھ گئیں کئی جھونپڑیاں بہ گئیں چونکہ فرسودہ مکانوں کے مکین پچھلی بارش کے نتائج سے خوفزدہ اور سروں پر منڈلانے والے خطرے سے آگاہ تھے اس لئے وہ موسم کے بگڑے ہوئے تیور دیکھتے ہی گھروں سے نکل گئے تھے اس طرح جانی نقصان سے بچاؤ ہو گیا۔

لوہاری دروازے میں دو پرانے مکانوں کو شدید نقصان پہنچا ہے یہ دونوں مکان بھی خالی کئے جا چکے تھے تاہم ان میں سے ایک مکان کا ملبہ کچھ راہگیروں پر گر پڑا اور اس طرح ایک عورت اور تین بچے زخمی ہو گئے۔ ایک اور سہ منزلہ خالی مکان چھتہ بازار میں گرا۔ اور راستہ بند ہو گیا فائر بریگیڈ نے آ کر راستے سے ملبہ اٹھایا۔ گرنے والے مکان کے ساتھ والے دو مکان بھی خالی کرائے گئے ہیں۔

● نئی دہلی ۲۸ ؍ اگست — بلیک مارکیٹ کے چھپے ہوئے سرمایہ نے بھارت کی معیشت کے تمام شعبوں کو معطل کر کے رکھ دیا ہے۔ دارالحکومت میں یہ افواہیں پھیل گئی ہیں کہ حکومت سو سو روپے کے نوٹ واپس لے لے گی۔ چنانچہ لوگوں نے بنکوں سے کم مالیت کے نوٹ بڑی تعداد میں نکلوانے شروع کر دئے ہیں ریزرو بنک آف انڈیا نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ دس اور دس روپے کے نوٹوں کی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ اگرچہ سرکاری حکام نے سو سو روپے کے نوٹوں کو واپس لینے کی افواہوں کی تردید کی ہے لیکن سرکاری اعلانات عوام کا اعتماد بحال نہیں کر سکے اور عوام بنکوں سے اپنا سرمایہ چھوٹے نوٹوں کی شکل میں دھڑا دھڑ نکلوا رہے ہیں جس سے کئی بنکوں کے دیوالیہ ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

● ڈھاکہ ۲۸ ؍ اگست — اطلاعات کے مطابق مزید ایک ہزار پانچ سو چھیاسٹھ بھارتی مسلمان ۲۲ ؍ اگست کو ختم ہونے والے ہفتے میں مشرقی پاکستان کے مختلف اضلاع میں داخل ہوئے۔ جن مہاجرین نے ضلعی حکام کے پاس اپنے نام درج کرائے ہیں ان میں سے اکیاسی ہزار دو سو چہتر ی پورہ سے ایک لاکھ دس ہزار تین سو دس آسام سے آئے تھے۔

● لاہور ۲۸ ؍ اگست — صدر مجلس علمائے پاکستان مولانا اسد القادری بھی صدر ایوب کے مقابلے میں انتخاب لڑیں گے۔ انہوں نے آج اعلان کیا کہ انہوں نے بھی آئندہ صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

● نیو جرسی (امریکہ) ۲۸ ؍ اگست — ڈیموکریٹک پارٹی نے صدر جانسن کو اپنا صدارتی امیدوار نامزد کیا ہے۔ صدر جانسن نے سینیٹر ہمفرے کو نائب صدارت کے لئے اپنا ساتھی منتخب کیا ہے۔

انتخابات نومبر میں ہو رہے ہیں۔

محترم سیّد زمان شاہ صاحب کی نعش سپرد خاک کر دی گئی

ربوہ ۲۸ ؍ اگست۔ محترم سیّد زمان شاہ صاحب سابق جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ (جنہوں نے مورخہ ۲۶ ؍ اگست ۱۹۶۴ء جہلم شہر میں بعمر ۷۲ سال وفات پائی تھی) کی نعش کل مورخہ ۲۷ ؍ اگست کی صبح کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔

صبح ۸½ بجے کے قریب نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھائی جس میں بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

● نئی دہلی ۲۸ ؍ اگست — ہندوستان کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کل صبح افغانستان کے دو روزہ دورہ پر نئی دہلی سے کابل پہنچ گئے۔ ہمسایہ ممالک سے بطالف کے تعلقات استوار کرنے کے سلسلہ میں ہندوستانی وزیر خارجہ کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ پچھلے ہفتے انہوں نے نیپال کا دورہ کیا تھا۔

ٹنڈر نوٹس

صرف یو ایس اے میں مینوفیکچرز ؍ سپلائرز سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ترجیح یہ کہ پاکستان میں ان کے نمائندوں کی وساطت سے ارسال کئے جاویں اور اس میں واضح طور پر ایجنٹ کی کمیشن درج کی جائے جیسا کہ درج ذیل آئٹموں کے لئے قیمتوں میں شامل ہے

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ سٹورز کی مختصر تفصیل اور مقدار	مکمل ٹنڈر دستاویزات کی قیمت بشمول پوسٹیج و پیکنگ چارجز (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	5	۶
۱۔ ۲۔ ۳۔	P7/101/COMMODITY AID /2-64 شیڈول (A) سٹیل بلیٹس مختلف سائزوں میں = ۳۰۱۶۸۳ ہنڈرڈ ویٹ شیڈول (B) ٹن پلیٹس مختلف سائزوں میں = ۳۱۶ ہنڈرڈ ویٹ شیڈول (C) سلیکا مینگانیز سٹیل سپرنگ = ۴۰۰۰ ہنڈرڈ ویٹ	۲۵/- روپے	۲۷ اگست ۱۹۶۴ء تا ۱۲ ؍ اکتوبر ۱۹۶۴ء	۱۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء بوقت ۸ بجے	۱۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء بوقت ۹ بجے

(۲) ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے دن کے علاوہ تمام ایام کار میں ۹ بجے اور بارہ بجے دن کے دوران متذکرہ قیمت بصورت نقدی یا منی آرڈر ادا کرنے پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ گارنی بانڈز۔ بنک ڈیپازٹ۔ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ۔ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کے عوض قبول نہیں کئے جائیں گے۔) یو ایس اے کے ٹنڈر دہندگان۔ ٹنڈر دستاویزات۔ دفتر کونسلیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲۔ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱۔ (این وائی) سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ پیشکشیں صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر ہی قبول کی جائیں گی۔ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(۳) اس سلسلہ میں کوئی ٹنڈر یا استفسارات یا ترسیل زر زیر دستخطی کے ذاتی نام پر نہ کی جائے۔

(۴) ٹنڈر دہندگان کو امریکی پرنسپلز ؍ مینوفیکچررز کی اصل کوٹیشنیں اس ثبوت کے طور پر بھیجنا ہوں گی کہ ان کی پیشکشیں جعلی یا خیالی نہیں بلکہ اصلی ہیں۔

(۵) ٹنڈر دہندگان مطلع رہیں کہ ٹنڈر سپلائی شیڈول ہذا کی کوئی آئٹم جو ایڈ (ھذا) کے ذریعہ ماخذ کی استحقاقی ضروریات (یعنی ۱۰ فیصد امپورٹڈ کمپونینٹ فیکٹر اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں درآمد شدہ وہ میٹریل جس کی فارن اسسٹنس کنٹرول کیونیٹس کنٹرول ریگولیشنز میں ممانعت ہے) کو پورا نہیں کرتی کی خرید کو ٹنڈر ہذا کے تحت جائز قرار نہیں دیا جائے گا۔ ٹنڈر دہندگان کو اپنی سربمہر پیشکشوں میں بالکل واضح طور پر کسی یا تمام آئٹموں کی وضاحت کرنا ہو گی جو اس شرط کے تحت ایڈ ایکسپورٹ کے لئے نااہل ہیں۔

اے حمید پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز لاہور